

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول [illegible] | قیمت سالیانہ مع محصول [illegible]

نمبر ۵ - جلد ۳ | لودیانہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

عذر

ہم بڑے افسوس کے ساتھ اپنے اخبار کے ناظرین والا تمکین کی خدمت میں عذر پیش کرتے ہیں کہ اس ہفتہ میں قصہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا بسبب بیماری اور اور ضروریات مصنف کے لکھا نہیں گیا اور شاید شروع جنوری تک ملتوی رہیگا لہذا بنظر مناسب گذارش کیجاتی ہے کہ بشرط خیریت شروع سال سے یہ قصہ پھر ہدیہ ناظرین ہونے لگیگا اور بہت سے واقعات عمدہ شدہ کا اظہار صحیح طور پر مد نظر رکھا جائیگا +

ملاحظہ ضرور ہو

کیوں اے حضرات مشتریان اخبار نور افشان ایک دیرہی سال تو تمام ہو چکا صرف دو ہفتہ باقی ہیں بقایا سال حال و پیشگی سال آیندہ بطریق سال گذشتہ وحال کے دریا دلی کو کام فرمائیں اور بھجوائیں تاکہ حساب صاف اور معاملہ بیباک ہو دیکھو پھر سال آیندہ ہمکو کیا دکھاتے ہیں۔ یہ خفا ازین ہی ابھی کہنا اچھا نہیں ہے

مقام پراک اور وہانکے مفسدہ کا مفصل حال

اکثر ہمارے اخبار کے ناظرین مقام پراک سے واقف نہ ہونگے کہ یہہ مقام کہاں اور کس گوشہ میں واقع ہی کیونکہ یہہ مقام کچھ مشہور و معروف نہیں ہی بلکہ اکثر نقشوں میں اور جغرافیوں میں بھی کہیں اُسکا نام و نشان درج نہیں ہی مگر اب ہمکو اس مقام کا ظاہر کرنا لازم و لابد ہی اسواسطے کہ وہاں کے ایک گروہ مفسدین نے نہایت بے رحمی اور بے دردی سے مسٹر برٹ صاحب رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ پراک کو قتل کر ڈالا اور انکی نعش کو دریا میں بہا دیا اور رزیڈنسی کا محاصرہ کر لیا صورت غدر کی پیدا کی سو اب سرکار انگریزی نے پراک پر فوج کشی کی ہی چنانچہ جہاز جنگی اور بہت سے افسر نامی گرامی روانہ کئے گئے ہیں غالب ہی کہ بعد مقابلہ عظیم کے مفسدین بر سر اطاعت آئینگے اور سرکار انگریزی کا بخوبی رعب و داب مانینگے۔

لہذا اب ہم بنا بر آگاہی ناظرین اخبار وہاں کا حال کہ یہہ مقام کہاں ہی اور بناء فساد کیا ہی چند اخباروں سے خلاصہ کے طور ذیل میں درج کرتے ہیں۔

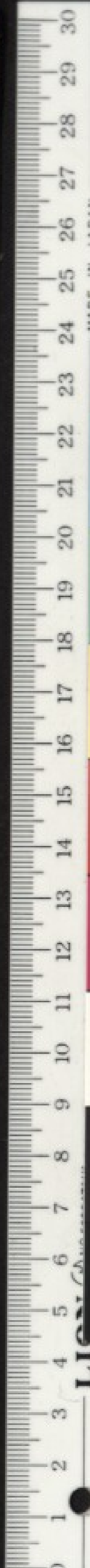
واضح ہو کہ ہندوستان کے جنوب میں جو جزیرہ ملایا ہی اُسکے مغربی کنارہ پر یہہ ریاست واقع ہی چند عرصہ سے گورنمنٹ انگریزی کو اس ریاست کی طرف سے زیادہ تر وقت اور پریشانی تھی۔ چنانچہ مسٹر لے۔ کلارک صاحب کے زمانہ سے برابر سرکار کو بڑی بڑی دقتیں پیش آئی ہیں چند روز ہوئے کہ سر ولیم جروس صاحب گورنر جزایر ریاست پراک میں تشریف لیگئے اُسوقت اُنہوں نے یہہ سمجھا کر ریاست میں کسی طرح کی بدنظمی نہیں رہیگی اور نہ کوئی وقت یا خلل سرکار کو اُسکی طرف سے ہوگی اسلئے کہ مدت سے جانشینی کی بابت جھگڑا تھا سو گورنمنٹ انگریزی نے سلطان عبد اللہ کو مستحق سمجھکر گدی پر بٹھلا دیا سلطان عبد اللہ نے اسکی عوض یہہ کیا کہ ایک عہد نامہ گورنمنٹ انگریزی کو لکھ دیا اور چند عہد و پیمان گورنمنٹ انگریزی سے کئے کہ میں صاحبان انگریز کو جو میری ریاست میں ہیں امن پہنچاؤنگا اور اپنے ملک میں انتظام عمدہ رکھونگا یہہ شخص تخت نشینی کے چند روز ہی بعد سرکش ہوگیا گورنر صاحب بہادر نے اُسکو یہہ کہلا بھیجا کہ اگر تم کسی عہد و پیمان کو توڑوگے یا شرائط عہد نامہ کے برخلاف کاربند ہوگے تو تمہارے حق میں اور تمہاری ریاست کے حق میں اچھا نہ ہوگا اور جو طریقہ تمنے رزیڈنٹ کے مقرر ہونے کے وقت سے اختیار کیا اگر وہی جاری رکھا تو تمہاری تخت گو شمالی ہوگی سلطان عبد اللہ گورنر صاحب بہادر کی اس دھمکی میں آگیا۔ چند ہفتے گذرے ہونگے کہ سلطان صاحب نے گورنر صاحب بہادر کو یہہ کہلا بھیجا کہ مجھسے ریاست کا انتظام نہیں ہو سکتا چاہتا ہوں کہ سرکار اپنے طور پر یہاں کا انتظام کرے اور نیز ولیعہد ریاست و دیگر سردار سرکاری انتظام سے راضی ہیں۔ گورنمنٹ انگریزی نے سلطان عبد اللہ سے انتظام کرنے کا وعدہ کر لیا اور لکھا کہ بہت جلد سرکاری انتظام ہو جاویگا مگر پھر اس سے سلطان انحراف نہیں کرنے پاوینگے۔ سلطان صاحب نے یہہ بھی قبول کر لیا۔ چنانچہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو گورنمنٹ نے یہہ اشتہار جاری کر دیا کہ حسب مرضی سلطان عبد اللہ صاحب و ولیعہد ریاست و دیگر افسران پراک کے سلطان صاحب کیطرف سے گورنمنٹ انگریزی بطور خود انتظام کریگی اور ریاست میں صاحبان کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہونگے وہ بموجب ہدایت گورنر صاحب برابر کاربند رہینگے اور جو افسر کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہونگے اُنکو سلطان صاحب نے احکام و اشتہارات جاری کرنے اور ریاست کا بالعموم انتظام کرنے کا اختیار عطا کیا ہی۔ بعدہ یہہ تجویز ہوئی کہ ایک کمیٹی جسمیں اعلے درجہ کے سردار پراک کے شریک ہوں منعقد کیجاوے اور بااتفاق رائے معاملات پراک کی نسبت کوئی امر تجویز کیا جاوے اور کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو انتظام کرنے میں مدد دیجاوے۔ اُس اشتہار میں فہرست بھی اُن بدنظمیوں کی لکھی تھی جو ریاست میں ہوئی تھیں اور اُنکی جوابدہ ریاست ہی اور جو سلطان پر الزام لگائے گئے تھے اُنکا درج کرنا ضروری ہے یہاں لکھے جاتے ہیں۔

اول۔ پراک کی رعیت پر سردار ظلم کرتے ہیں اور قانون کے مطلق پابند نہیں ہیں اور سلطان صاحب بھی اسطرحکی بدنظمیوں کا کچھ انتظام نہیں کرتے اور سنگین جرم بلا خوف سزا یا تحقیقات کے ہوتے ہیں۔

دوم پراک کے سرداروں کا چال و چلن خراب ہونے اور جان و مال کی حفاظت کے باب میں کوئی قانون نہونیکی وجہ سے غیر ملک کے باشندے یہاں کوئی کارخانہ جاری نہیں کر سکتے اور ریاست میں کسی قسم کی تجارت نہیں ہو سکتی اور جبتک ریاست میں انتظام عمدہ ہو کر انصاف نہوگا اُسوقت تک یہاں کی تجارت وغیرہ کو ترقی نہیں ہوگی۔

سیوم۔ پراک کے سلطان اور سردار باہم خصومت اور حسد رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ باہمی خصومت اور حسد کا رفع کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہی۔

چہارم۔ اخیر میں اُس اشتہار کے یہہ لکھا ہی کہ اب انگریزی گورنمنٹ نے پراک کی ریاست کا انتظام مال اپنے ہاتھ میں لیا ہی اور ریاست میں امن امان اور



حفاظت جان و مال بخوبی ہوتی ہو جب انتظام مال عمدہ ہوتا ہو۔

سرداران پراک نے جب سنا کہ ریاست میں انتظام انگریزی ہونے والا ہو تو اُنہوں نے فساد برپا کر دیا اور سلطان اسمعیل جسکو گورنمنٹ انگریزی نے تخت سے محروم رکھا تھا اُن سرداران کا سرغنہ بنگیا۔ بس اِن باغیوں نے صاحب رزیڈنٹ کو قتل کر ڈالا اور رزیڈنسی کا محاصرہ کر لیا اور قرب وجوار کے سردار اس بات پر آمادہ ہیں کہ جو فوج انگریزی آوے اُسکا مقابلہ کریں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ستارہ اقبال انگریزی چمک رہا ہو مفسدین سے کچھ نہو گا آخر کو نادم و پشیمان ہونگے چنانچہ فوج انگریزی نے فی الحال مفسدین کو فاش زک دی اور فتحیابی حاصل کی۔

اب جو خبریں ہنگامہ جنگ و جدال کی دریافت ہوئی ہیں لکھی جاتی ہیں۔ پراک سے ۱۵ نومبر تک کی خبریں آئیں کہ انگریزی رزیڈنسی کی فوجوں نے دمدمہ پاسر سالا کا محاصرہ کر لیا اور دشمنوں کے دمدمہ پر جہازی افسروں اور توپخانہ کا حملہ زیر حکم کپتان اسٹرلنگ صاحب اور رو تھیلر صاحب کے ہوا دو گھنٹے تک لڑائی رہی پھر توپخانہ والے متفرق ہو گئے۔ قوم ملایا اپنے زخمی مردہ آدمیوں کو لیکر بھاگ گئی۔ انگریزی فوج نے انکی چھ توپیں چھین لیں۔ مسٹر برٹ صاحب رزیڈنٹ مقتول کے نعش اور کاغذات وغیرہ دستیاب ہو گئے انگریزی فوج نے کوچ کیوقت اُنکے گھروں کو جو رستے میں نظر پڑے جلا کر خاکستر کر دیا۔

قوم ملایا کا جو نقصان ہوا ہو اُسکا حال ابھی معلوم نہیں ہو مگر انگریزی فوج کے صرف تین آدمی زخمی ہوئے اُسی شب فوجیں انگریزی پر سینڈ نسیمین واپس چلی آئیں۔

۲۴ نومبر کو کلکتے سے باقی فوج بف کی معہ ۲ بائرہ شاہی توپخانہ اور پہلی گورکھا رجمنٹ پراک کی طرف روانہ ہو گئی اور ۴۸ رجمنٹ دمدم سے روانہ ہو گئی۔ فوج قلعہ فورٹ ولیم اور ۷ باٹری ۲۱ شاہی توپخانہ دار جلینگ سے قلعوں کی نگہبانی کے لئے طیار رہینگے۔

لنڈن سے ۲۶ نومبر کو خبر آئی کہ گورنمنٹ نے سر ولیم جروس صاحب گورنر جنرل کو ہدایت کی ہو کہ پراک کو ابھی انتظام ملکی میں شامل کرو بالفعل مسٹر برٹ صاحب کے قاتل کو سزا دو۔

ایک کمپنی سفرمینا مقیمہ بنگلور کو تار پر خبر ملی ہو کہ پراک کے جانیکے لئے طیار رہی چنانچہ وہ دخانی جہاز کلکتہ کے آنیکی انتظار دیکھ رہی ہو۔ سی کمپنی مدراس سفرمینا مقیمہ برہما اور ایک ہندوستانی رجمنٹ مدراس سے جائیگی۔ حلقہ ۹-۱۰-۳۰-۷۴ رجمنٹوں کا ۳۰ نومبر کو ہندوستان کی طرف روانہ ہو گا۔

ہمکو یقین ہو کہ بلا جنگ و جدال کے جلد باقبال سرکار انگریزی والے پراک اطاعت قبول کریگا اور سرداران پراک اپنے کئے کی سزا پاوینگے۔ عبد اللطیف

غدر قوقند کا مفصل احوال

ایک کارسپانڈنٹ اخبار ٹائمز لنڈن کا کسیقدر حالات قوقند کے تحریر کرتا ہو۔ وہ بیان کرتا ہو کہ خدایار خان ایک مدت سے ایسی کارروائی کر رہے تھے کہ جس سے عوام ناراض تھے۔ بس رعایا نے بجائے انکے خان رازی کو مقرر کیا۔ یہہ کارروائی اسواسطے ہوئی تھی کہ روسیونکو نکال دیں اور خدایار خان اس کارروائی سے نا واقف تھے۔ مگر خدایار خان نے لڑائی کر کے خان رازی کو نکال دیا۔ قوقندیوں نے روسی ترکستان میں کسیقدر آدمی بھیجے تا کہ وہاں کے باشندوں کو ورغلا کر روسیوں سے جنگ کرا دیں مگر وہاں بھی انکی کچھ نہ چلی ہر چند کہ اُنہوں نے کوشش کی مگر وہاں کے لوگوں نے کہا کہ امن و امان اور آزادی کے ساتھ رہتے ہیں ہم ہرگز غدر نکرینگے اور جنرل کفمین صاحب کے سوا اور کسیکو حاکم نہ بناوینگے۔ اب ہم ایسی آزادی میں رہتے ہیں کہ ہم نے اپنے مذہب میں بھی ایسی آزادی نہیں دیکھی اخبار مذکورہ بالا کارسپانڈنٹ کہتا ہو کہ یہہ بات غیر ممکن ہو کہ وہاں کے لوگ غدر اور بغاوت پر کمر باندھیں اگر یہاں کبھی غدر ہوا بھی تو پرانے زمانے کے لوگ کریں ورنہ نئی اُمت کے آدمی غدر عام نہیں کر سکتے ہیں۔ آجکل یہاں کے لوگ بوجہ عملداری اور تجارت روس کے آسودہ اور مرفہ الحال ہو گئے ہیں گو مسلمان روسیونکو مذہبی امورات میں اپنا دشمن قرار دیتے ہیں مگر جسپر بھی بوجہ اُس عیش و آرام کے جو انکو ملا ہو وہ نہیں چاہتے کہ روسیوں کی عملداری یہاں سے جاتی رہے۔

ہم کہتے ہیں کہ وسط اشیا میں روسیوں کی عملداری تہذیب پھیلانے کیواسطے۔ وہ بلاشبہ اخیر میں فتحیاب ہوں گو اُنسے کیسی دشمنی کی جاوے۔ وحشیوں کی عملداری کہیں نہیں رہ سکتی وہاں ضرور تہذیب کی روشنی پھیلیگی ایک زمانہ وہ ہو گا جبکہ روسیوں کا قبضہ تمام وسط اشیا میں ہو جاویگا اور سوائے ترقی تہذیب کے وہاں کچھ نہو گا۔

۲۴ نومبر کے تار کا اظہار ہو کہ قوقند میں سرکشی اکثر ہوتی رہتی ہو۔ چنانچہ قوم خفچاق نے قلعہ تمام گہان کے لینے کا ارادہ کیا تھا مگر روسیوں نے اُن کو شکست دی اور ۳ ہزار ۸ سو خفچاقیوں کو مار ڈالا ضرور روسی قوقند میں تہذیب کا جھنڈا کھڑا کرینگے۔

عبد اللطیف

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضونکے جواب ہیں

سولھواں اعتراض۔ اناجیل سے ثابت ہو کہ حضرت عیسیٰ قیامت کو عدالت کرینگے اگر یہہ سچ ہو تو بطلان کفارہ میں کیا شک ہو۔

جواب۔ یہہ انجیل میں کہاں لکھا ہو کہ گناہ کُل بخشے گئے پس ضرور قیامت کو مسیح عدالت کرینگے یعنے جو اُسکے کفارہ پر ایمان لائے ہیں وہ سزا سے نجات پائینگے اور جو نہیں لائے وہ جہنم میں جائینگے اسی کا نام عدالت ہی۔

سترھواں اعتراض۔ ہر ایک فرقہ پر اطاعت پیشوا اپنے کی لازم ہی۔ پس اگر مسیح مصلوب ہوئے تو عیسائی کیوں صلیب پر نہیں چڑھتے۔

جواب۔ مسیح خود صلیب پر نہیں چڑھے بے ایمانوں نے پکڑ کے اُن کو صلیب دیا پس اسیطرح مسیحی بھی تیار ہیں کہ جب کوئی اُن کو صلیب دے تو قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ بہتوں نے ایسا ہی کیا صلیب بھی اوڑھ صلیب کے برابر اور ہزاروں تکلیفیں اُٹھائیں۔ چنانچہ مثل مشہور ہی۔ کہ شہیدونکا خون کلیسیا کا تخم ہی۔

اٹھارھواں اعتراض۔ اعتقاد کفارہ سے تحقیر شان مقصود ہی۔ یہہ تحقیر اُن کے پیرو پولوس صاحب بھی کرتے رہے قطع نظر مخالف سے چنانچہ گلاتیوں کے خط میں لکھا ہی۔ کہ جو سولی دیا گیا وہ لعنتی ہی۔

جواب۔ لعنت کے معنے غضب خدا کا ہی۔ اور مسیح نے بیشک خدا کا غضب ہمارے لئے اُٹھایا اور اُسکے مغضوب ہونے کو تو ہم اپنا فخر سمجھتے ہیں یعنے جب اُسنے ہماری لعنت کو خود اُٹھایا۔ اور ہمیں چھڑایا تو کیا اس لفظ کے بولنے سے ہم اسکی عزت سمجھینگے یا حقارت بیشک اسمیں عزت پائی جاتی۔

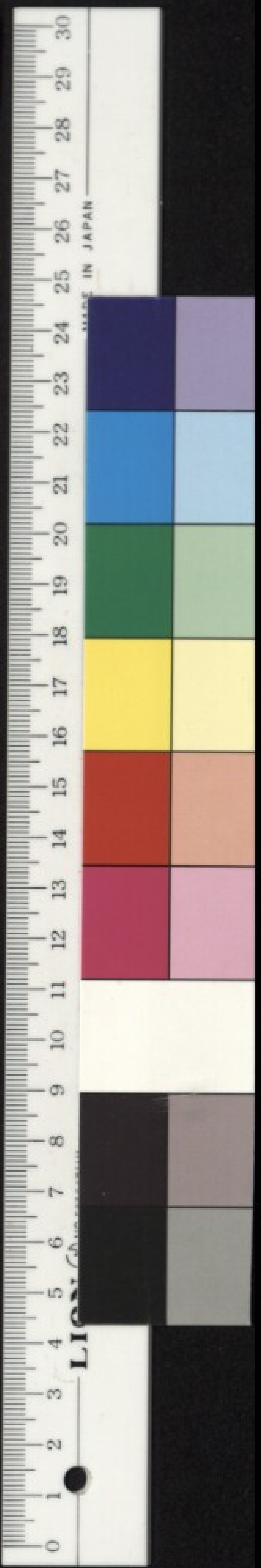
اُنیسواں اعتراض۔ اگر مسیح کفارہ ہونے آئے تو دعا تردید بلائے ہذا نہ مانگتے حالانکہ باب ۱۴ مرقس میں موجود ہی۔ کہ مسیح نے رات بھر بہت تضرع سے دعا مانگی کہ یہہ عذاب سولی کا مجھ سے ٹل جائے۔

جواب۔ مسیح نے کبھی نہیں کہا کہ یہہ عذاب صلیب کا مجھ سے ٹل جائے بیشک یہہ بات مرقس میں ہی کہ یہہ پیالہ مجھ سے دور ہو تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی۔ اُسوقت مسیح نہایت تکلیف میں تھا جیسے لکھا ہی۔ کہ اُسکا عرق بدن سے خون کے موافق نکلتا تھا کیونکہ ہمارے گناہوں کا بوجھ اُسپر تھا ایسی سخت جان کندنی سی رنج میں باپ سے یہہ لفظ بولا کہ جس قدر ہو سکے یہہ تکلیف اس سے دور کی جائے پھر یہہ بات بھی ساتھ کہی کہ میری مرضی نہیں۔ بلکہ تیری مرضی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُسکی تکلیف کس قدر بھاری تھی اور کس قدر کامل اُسکی تابعداری تھی۔

بیسواں اعتراض۔ مسیح من حیث الروح کفارہ ہوئے ہیں یا من حیث الجسم بر تقدیر ثانی جسم اُنکا بشریت کا تھا۔ اور کُل بشر گنہگار ہیں بر تقدیر اول روح کو آپ خدا سمجھتے ہیں وہ سولی دئے جانے سے بَری ہی دوسرا روح محسوس نہیں جو صلیب پر کھینچا جاتا۔

جواب۔ مسیح من حیث الانس مصلوب ہوا۔ اور اگرچہ جسم اُسکا بشریت کا ہی۔ لیکن بشر گنہگار ہیں وہ گنہگار نہ تھا۔ کیونکہ وہ بشر کا تخم نہیں ہی کہ گنہگار ہوتا۔ جیسا فرشتے نے مریم صاحبہ سے کہا کہ روح القدس تجھ پر اُتریگی اور خدا تعالےٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہوگا۔ اس سبب سے وہ پاک لڑکا خدا کا بیٹا کہلاویگا دیکھو لوقا کی انجیل ا باب ۳۵ آیت اور چونکہ الوہیت اُس میں کامل تھی اس لئے اُسکے کفارہ کی فضیلت کامل تھی عزیزو یہہ بھی دریافت کرو کہ خدا کے نبیوں اور حواریوں نے مسیح کے کفارہ پر کس قدر گواہی دی ہی یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۵۳ آیت ۴ سے ۶ تک لیکن اُس نے ہمارے آزار اُٹھائے اور ہمارے غموں کا حامل ہوا۔ اور ہم نے خیال کیا کہ وہ مار خدا کا کوٹا اور دُکھایا ہوا ہی پر وہ ہمارے گناہوں کے لئے گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے لئے کچلا گیا اور ہماری سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی۔ اور اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی راہ پر متوجہ ہوا۔ اور خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُسپر لادی وہ مظلوم تھا۔ اور غمزدہ تو بھی اُسنے مُنہہ نہ کھولا وہ برّے کی طرح ذبح ہونے کو لایا گیا اور جیسا بھیڑ اپنے بال کترنے والے کے آگے چپ چاپ ہو دیسا ہی اُسنے اپنا مُنہہ نہ کھولا فقط۔ پھر پولوس کا خط رومیوں کو ۴ باب ۲۵ آیت جو ہماری خطاؤں کے واسطے حوالے کیا گیا اور ہمارے راستباز ٹھہرنے کے سبب کچلا گیا فقط۔ پھر پولوس کا خط قرنتیوں کو پہلا خط ۱۵ باب ۳ آیت میں لکھا ہی کیونکہ میں نے اول باتوں میں وہی تم کو سونپا جو میں نے بھی پایا کہ مسیح نوشتوں کے موجب ہمارے گناہوں کے واسطے مُوا۔ فقط پھر پطرس کا پہلا خط۔ باب ۳ آیت ۱۸ میں لکھا ہی کیونکہ مسیح نے ایکبار گناہوں کے واسطے دُکھ اُٹھایا۔ یعنے راستباز نے ناراستوں کے لئے تاکہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے کہ وہ جسم کی نسبت تو مارا گیا لیکن روح کی نسبت زندہ کیا گیا۔ فقط پھر پولوس کا خط رومیوں کو ۵ باب ۶ آیت سے ۱۰ تک لکھا ہی جب ہم کمزور تھے مسیح عین وقت پر بے دینوں کے لئے مُوا۔

باقی بہفتہ آئندہ



منقولات

ٹرکی روم کی حالتِ حال

ازوکیل ہندوستان

اس امر کا اظہار چنداں کچھ ضرورت نہیں کہ دنیا کی پیدایش سے اب تک ٹرکی روم و یورپ ہمسایہ ہیں بہت سے تغیر و تبدل اس عرصہ میں گذرے مگر وہ ہمسایگی جسکو قدرتی کہنا کچھ بیجا نہوگا قائم رہی بارہا ایسا ہوا جسکی صحیح تاریخ گواہ ہے کہ کبھی کوئی صوبہ ٹرکی کا یورپ میں شامل ہو گیا۔ اور کبھی یورپ کا کوئی صوبہ ٹرکی میں مل گیا۔ مگر جب انگلینڈ کو الٰہی بخشش سے بہت عروج ہوا تو ان دونوں نامی سلطنتوں میں بخوبی راہ و رسم ہمسایگی بنی رہی گو اور ہمسایوں سے ٹرکی کا کبھی کبھی بگاڑ بھی ہو گیا۔ پر انگلستان سے وہی گرم جوشی رہی۔ سلطان عبد العزیز خان والی حال ٹرکی روم کے چچا سلطان عبد المجید خان کی عین حیات ۱۸۵۶ء میں جب سلطان کا والی ایران سے ہنگامہ برپا ہوا تو روس نے جسکو اُس عہد کے اندر آج کا سا جاہ و حشم اور زرق و شان نہ تھی شاہ ایران کو کامل طور پر مدد دی اور اسطرف شاہنشاہ انگلستان و ہندوستان نے اپنے قدیم ہمسایہ ٹرکی کو پوری اعانت دی یہاں تک کہ ایک جرار فوج انگلینڈ و عدن و پنجاب سے بھیجی گئی جسکے افسر جنرل مجسٹر اُٹرم صاحب اور جنرل سر ہولاک صاحب تھے۔ کامل دو برس کے بعد اُس عظیم معرکہ آرایوں کا نتیجہ یہہ ہوا کہ والی ایران کو اپنے مددگار روس کے ساتھ شکست ہوئی اور سلطان ٹرکی کو اپنے مددگار شاہنشاہ انگلنڈ و ہند کے ساتھ فتح و نصرت۔ چنانچہ یہہ دونوں افسر اُس ہنگامہ کی فتح کے بعد ۱۸۵۷ء کے اندر لکھنؤ میں بھی جو اس زمانہ میں ۱۸۵۷ء کے مفسدہ کی شمولیت میں خود سر تھا آئے تھے۔

۱۸۷۸ء کے اندر جب کہ روس نے سنٹرل ایشیا میں کسیقدر کامیابی حاصل کی تو سلطان حال ٹرکی کے زمانہ میں بحر اسود کے مقدمہ میں پھر کچھ چھیڑ کی جسکا فیصلہ انگلنڈ کے تدبر اور نمک گیر افسران کی روک تھام یا فہمایش سے یوں ہوا کہ شور و شر و معرکہ آرائی کے بغیر روس کے شیر ببر کا حملہ خالی گیا غرض کہ یورپ کے فرمان رواؤں میں سے روس کی نظر میں ایک مدت سے اُسکا ہمسایہ ٹرکی روم کھٹک رہا ہے۔ مگر بہر حال اب تک خیر ہی کچھ کسیطرح اندیشہ نہیں تھا۔ ہاں حال میں گویا قدرتی طور پر ٹرکی روم کی حالت افسوس ناک ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جو اصول سلطنت کے قائم رہنے کے ہیں یعنے عمدہ انتظام مہمات سلطنت و خوشنودی رعایا برایا اُن میں فرق آ جاتا ہے۔ یہہ بات بہت معتمد ذریعوں سے پایۂ اثبات کو پہنچ چکی ہے کہ روس کی سلطنت کے سفیر حاضر دربار سلطان روم نے عند الملاقات سلطان سے کہا کہ انتظام سلطنت اور رضامندی رعایا میں اصلاح واجبات سے ہے علاوہ اسکے اسمیں ذرا بھی شبہ نہیں کہ سلطان اس کثرت سے مقروض ہیں کہ اگر سلطنت کے محاصل کو سود میں دیں تو مکتفی نہیں۔ اور مشکل یہہ ہے کہ آئندہ کو کوئی قرض دینا بھی نہیں چاہتا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ اہالیان انگلنڈ بڑی دردمندی اور دلسوزی سے سلطان روم کے ساتھ ہمسایگی کا حق ادا کرتے رہے ہیں (جیسا کہ ہرزی گوینا کے مقدمہ میں دربار انگلستان نے سلطان کی عیسائی رعایا سے جو مفسد ہو گئی ہے صاف صاف کہدیا کہ دربار انگلستان سے بیجا طرفداری کی اُمید رکھنی عبث ہے) اور اب بھی وہی مراعات کرنے پر طیار ہیں۔

مگر جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اگر شاہنشاہ روس نے جو سنٹرل ایشیا کی متواتر فتحیابیوں کے سبب زیادہ طاقتور اور دلیر اور جفاکش ہو گیا ہے ولیم شاہنشاہ پروشیا کو اپنے ساتھ شامل کر لیا تو ٹرکی روم کے واسطے اس سے مشکل حالت کوئی نہ ہوگی۔ یہہ بات سچ ہے اور ہم خود اس امر کے مقر ہیں کہ شاہنشاہ انگلنڈ و ہند اپنے ہمسایہ کو ہر حالت اور ہر وقت مدد دیگا لاکن ٹرکی روم کو صرف انگلنڈ اور ہند کے شاہنشاہ کی مدد کے بھروسے پر دو زبردست اولو العزم سلطنتوں کی تاب مقابلہ کی نہیں۔ اور اگر یہہ امر اسیطرح ظہور میں آیا تو خون کی ندیاں کیا ایک دوسرا سمندر خون کا بن جاویگا۔ چونکہ ابھی اس نشیب و فراز میں کچھ عرصہ ہے پس اگر اس عرصہ کے اندر اہالیان ٹرکی روم انگلنڈ کے منتظم اور مدبر لوگوں کی صلاح اور مشورت سے سلطنت کے اصولی امروں میں جنکا تذکرہ ابھی اوپر ہو چکا ہے اصلاح کر لیں تو پھر کسیطرح خدشہ شاید نہ رہے۔ ورنہ بظاہر یہ کہ سلطنت کی خرابی و بربادی کیواسطے اندرونی نقص یعنے عموماً رعایا کی نارضامندی اور عدم انتظام جسکے باعث محاصل میں کمی واقع ہوتی ہے بس ہیں چہ جائیکہ بیرونی حملے دو بڑے اولو العزم اور بہادر سلطنتوں کے۔

آخر میں ہم یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسلامی بادشاہتوں یا ریاستوں میں ٹرکی روم ایک مہذب اور باوقار سلطنت ہے شاہ ایران کی مانند اُسکی فوج ایک لاابالی فوج نہیں اور اگر وہ ایسی مشکل صورتوں میں چاہے تو اہالیان انگلنڈ کے روشن ضمیر مدبروں سے ہر قسم کی ضرورت میں مدد لیکر اچھا انتظام کر سکتی ہے۔ اور عمدہ انتظام کا ہونا ممکن بھی ہے چونکہ ہمارے ملک کے لوگوں کو مذکورہ بالا سلطنت اور اُسکے ہمسایہ سلطنتوں کے صحیح حالات جو واقعات پر مبنی ہوں معلوم نہیں۔ اسی نظر سے وہ اس واقعہ کے بیان

کے سلسلہ میں ہر قدم پر الجھتے بلکہ ٹھوکر کھاتے ہیں - اس نازک بیان کے اندر صرف پورانی تاریخ دانی بہت کم کام آتی ہی بلکہ تازہ واقعات سے واقف کاری کام آتی ہی-

اخبارات ملکی وولایتی

تبدیل کوچ ومقام شہزادہ ویلس

اخبار پانیر سے معلوم ہوا کہ تجویز سابق رونق افروزی شہزادہ صاحب پرنس آف ویلس کے مختلف مقامات ہندوستان میں تبدیل ہو کر اب بہ تفصیل ذیل قرار پائے-

۴ جنوری کی صبح کو شہزادہ ممدوح بانکے پور میں پہنچینگے اور وہاں نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال استقبال کرینگے اور نواب صاحب ممدوح اُن متعدد صاحبان انگریزی اور ہندوستانیوں کو جنہوں نے پہلی قحط سالی میں کارگذاری عمدہ کی ہی بحضور شہزادہ ممدوح پیش کرینگے بعد حاضری کے سپیشل ٹرین میں بنارس کو روانہ ہونگے اور وہاں قریب شام کے پہنچینگے - راج گھاٹ اسٹیشن پر سر جان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی استقبال کرینگے اور دریا میں کشتی پر سوار ہو کر گھاٹوں اور شہر کا ملاحظہ فرماوینگے کنارے دریا پر عمدہ روشنی ہوگی پھر کسی گھاٹ پر کشتی سے اُتر کر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے لشکر کو سوار ہونگے-

بروز آئندہ لیوی دربار ہوگا - مہاراجہ صاحب بہادر بنارس کی ملاقات وبازدید ہوگی اور بنیاد ایک شفاخانہ کی رکھیں گے-

۶ جنوری کو لکھنو کو سوار ہو کر ۵ بجے شام کے پہنچینگے اور وہاں ۱۰ جنوری روز دوشنبہ تک قیام فرماوینگے- دوران قیام وہاں کے تعلقہ داروں کی جانب سے قیصر باغ وچھتر منزل میں دعوت ہوگی - ایک روز سور کے شکار میں مصروف رہینگے - اسی روز لکھنو سے سوار ہو کر کانپور میں بعد دوپہر رونق افروز ہونگے اور وہاں دودیل گارڈن اور گرجا گھر کا ملاحظہ فرما کر اسپیشل ٹرین میں گیارھویں صبح کو دہلی میں پہنچینگے ۱۸ تاریخ تک دہلی میں قیام فرماوینگے ۱۸ تاریخ کو لاہور میں اور ۲۰ تاریخ کو جموں میں پہنچینگے اور ۲۲ کو پھر لاہور میں واپس آجاوینگے-

۲۴ تاریخ دوشنبہ کو لاہور سے روانہ ہو کر ۲۵ کو ۹ بجے شام کے آگرہ میں پہنچینگے رڑکی اور ہردوار کے جانیکا قصد ملتوی کیا گیا ہی - ایسٹ انڈیا ریلوے اسٹیشن پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی استقبال کرینگے اور وہاں سے کشتی کے پل پر بذریعہ گاڑی کے عبور فرما کے پھر ہاتھی پر سوار ہونگے اور توپ خانہ اور رسالہ تا خیمہ گاہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اردلی میں رہیگا - تا قیام وہاں کے شہزادہ موصوف نواب صاحب مذکور الصدر کے مہمان رہینگے اور آگرہ میں ۳۱ جنوری تک قیام فرماوینگے اور دو روز تک ہندوستانی سرداروں اور راجگان سے ملاقات اور بازدید کی تقریب رہیگی غالباً ۲۶ تاریخ کو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کیطرف سے دعوت ہوگی اور اُس مقام پر بڑے بڑے رئیس اور سردار اور عہدہ داران انگریز بلائے جاوینگے اور ۲۷ کو تاج گنج میں روشنی ہوگی-

۲۸ تاریخ کو ممالک مغربی وشمالی کے جملہ عہدہ داران سیول وفوج کی جانب سے دعوت ہوگی ۲۹ کو فتح پور سیکری تشریف لیجاوینگے - ۳۱ کو واسطے ملاقات مہاراجہ سندیہ کے گوالیار کو تشریف لیجاوینگے اور ۱ فروری کو پھر آگرہ میں واپس آوینگے-

۳ یا ۴ فروری کو آگرہ سے جیپور کو تشریف لیجاوینگے اور اجمیر کا جانا ملتوی رہا - ۶ کو جیپور سے مراداباد کو روانہ ہونگے اور وہاں ۷ تاریخ صبح کو پہنچینگے - مراداباد سے ترائی کے جنگل میں تشریف لیجا کر تین ہفتہ تک جنرل رامزی صاحب اور سر جنگ بہادر کے ساتھ کمایون اور نیپال کیطرف شیر کے شکار میں مصروف رہینگے اور الہ اباد میں ۴ مارچ کو رونق افروز ہونگے جہاں صرف ایک دن قیام رہیگا-

اور اُسی تاریخ کی شام کو اندور و بمبی کی طرف نہضت فرما ہونگے-

قید ہفتہ گذشتہ میں راجپوتانہ کے حکام پولیس سوہن سنگھ چچا مہارانا اودیپور کو اپنی حراست میں آگرہ لائے وہاں سے بنارس کو بھیجے جاوینگے اور بطور سرکاری بنارس میں قید رہینگے-

ہمکو معلوم ہی کہ اس شخص نے ملکی معاملوں میں سخت خلل ڈالدی تھی آخرش حکام نے خبردار ہو کر تدارک کیا-

کابل - امیر کابل تا حال گٹھیا کی بیماری میں مبتلا ہیں ان دنوں ایک لڑائی مابین مانیا خیل اور خیبریوں کے ہوئی جسمیں ۲۵ خیبری مارے گئے-

اس قوم میں ہمیشہ سے خصومت چلی آئی ہی-

نوروز خان مومند چار ہزار فوجی آدمی لیکر مچھنی میں آیا اور چار سو آدمیونکے ساتھ دریا عبور کرکے کابل کا راستہ بند کر لیا چنانچہ بالفعل راہ کابل بند ہی-

زرداد خان حاکم لالپورہ معہ فوج اور فوج امیر کابل بمقام شلمان میں فروکش ہیں امیر صاحب نے عصمت اللہ خان غلزی کو حکم دیا ہی کہ اپنے علاقہ کی فوج لیکر زرداد خانکی



مرد کو پہنچے چنانچہ عصمت اللہ خان آیا ہی اور عنقریب نوروز خان پر حملہ کریگا۔

روس۔ سنا جاتا ہی کہ سرحد روس میں مفسدہ ہوگیا اسلئیے سوداگر کا راستہ بند ہی۔ جبتک یہہ صورت رہیگی یارقند کے آدمی ہندوستان کی چیزیں خرید کر استعمال میں لاوینگے۔ فقط

قسطنطنیہ۔ اخبار ٹائمز میں یہہ لکھا ہی کہ مسٹر گلیڈ سٹون صاحب سابق وزیر اعظم انگلستان قسطنطنیہ میں جاوینگے تاکہ سلطان روم کی محاصل کی درستی کریں۔ شاید والی روم نے اس میں کچھ حکمت عملی رکھی ہوگی کہ گلیڈ سٹون صاحب آویں اور محاصل کی درستی کریں ہمکو یقین نہیں ہی کہ سلطان روم مسٹر گلیڈ سٹون صاحب کے کہنے پر عمل کریں کیونکہ جب محاصل کی درستی صاحب موصوف کے ہاتھ میں آویگی تو انکہ سو بیبیوں کے خرچ اخراجات میں بھی اُنکو کمی کرنی پڑیگی جب کمی ہوگی تو ضرور بیبیاں ناخوش ہونگے اور سلطان صاحب کے آگے رونا روینگے کہ ہمکو کیوں قید میں رکھا ہی اور قیدیوں کی طرح کیوں کھانے کو دیا جاتا ہی غرضکہ اب کوئی وہاں کا نظم ہاتھ میں لیوے اور کوئی منتظم ہو انتظام سلطنت روم کا مشکل ہی۔

نہر سویز۔ گورنمنٹ انگلشیہ نے چار کروڑ روپیہ نقد دیکر نہر مذکور کے حصص کامل آزادی کی شرط پر خدیو مصر سے خرید لئیے ہیں۔

نذر۔ ٹرانگور کے ہندوستانی عیسایوں نے پرنس آف ویلس کی نذر کے واسطے کچھ سامان کیا ہی بہت مناسب ہی کہ پنجابی عیسائی بھی کچھ ہمت کریں۔

پرنس بسمارک۔ سلطنت پرشیہ کے بڑے مشہور مدبر جنکی تجویزوں سے فرانس غارت ہونیکی نوبت کو پہنچا اب پرنس بسمارک صاحب علیل اور کمزور ہونے کے باعث استعفا دینے والے ہیں۔

اہل فرانس اس خبر کو سنکر بہت خوش ہونگے بلکہ شادیانے بجاوینگے۔

چین والے مینڈک کو بڑے شوق اور رغبت کے ساتھ کھاتے ہیں سال حال میں یہاں تک پکڑے گئے کہ اب چین میں مینڈک بدقت ملتا ہی اور بہت گران اگر کوئی سوداگر آجکل ہندوستان سے مینڈک چین میں پہنچاوے تو بہت فایدہ اُٹھاوے۔

اضلاع بہار۔ ۲۵ نومبر تک فصل ان اضلاع کی بربادی کی حالت میں رہی اور فصل ربیع کی صورت بوجہ خشک سالی کے اچھی نہیں آخر ماہ کاتک تک بھی اگر بارش ہوجاتی تو تخم ریزی فصل ربیع کی ہوجاتی۔ کیونکہ بوجہ خشک رہنے زمین کے بہت سے کھیتوں میں تخم ریزی کی بھی نوبت نہیں آئی۔ گورنمنٹ کی جانب سے آجکل وہہا تو نہیں تحقیقات ہورہی ہی کہ فصل اگھن کے آخر کس قدر حال ہوئی اور کون کون قسم کی جنس موجود ہی یقین ہی کہ بعد تحقیقات اس امر کے گورنمنٹ کی جانب سے کوئی انتظام کیا جاویگا کیونکہ اضلاع شمالی بموجب سال گذشتہ کے قابل مدد کے ہی۔

دربار۔ مسٹر رچرڈ ٹیمبل صاحب کا ارادہ ہی کہ ایک دربار مقام بانکے پور میں کریں۔

اس دربار میں وے لوگ آوینگے جنہوں نے سابق کے قحط میں اعانت کی تھی اور سب لوگوں کو حضور شہزادہ ویلس کے روبرو پیش کرینگے۔

اگر ایسا ہوگا تو جن لوگوں نے اعانت کی تھی اُن کی بڑی ناموری ہوگی کیونکہ وے بالمشافہ شہزادہ ویلس کی ملاقات کرینگے۔

عدن۔ مسٹر کواسجی دینشا عدن کے مشہور تاجر نے شہزادہ ویلز کی یادگار میں ۵۰۰ جلد کتابوں کی جنکی قیمت مبلغ سات سو روپیہ تھے انگلستان سے منگوا کر عام کتب خانہ کے لئیے دیں اور وہ قلعہ عدن کے کتب خانہ میں شامل کیجاوینگی۔

فی الحقیقت یہہ کام تاجر مذکور نہایت قابل تحسین ہی اور دیگر امرا اور روسا کو بھی اسکی تائید بہت مناسب ہی۔

مصر۔ ۲۸ دسمبر کا تار برقی لنڈن سے خبر دیتا ہی کہ بموجب درخواست خدیو مصر کے سرکار برٹش نے دو صاحب واسطے انتظام جزایر مصر کے روانہ کئیے ہیں۔ یہہ دونو صاحب مصر کے خزانے کے وزیر ہونگے۔ سابق میں ایک صاحب روانہ ہوچکے ہیں۔ اب کرنیل جے اسٹوکس صاحب رائل انجنیر روانہ ہونے ہیں۔

تعطیل۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے ۲۴ جنوری ۱۸۷۶ء سے ۳۱ جنوری تک تمام محکمات میں تعطیل کی ہی کہ اُن دنوں میں شہزادہ ویلس آگرہ میں ہونگے تاکہ کسی شخص کو عرضی دیکر رخصت حاصل کرنیکی ضرورت نہ ہو اپنے افسر کو اطلاع دیکر چلا جاوے۔

کلمبو۔ ۲ دسمبر کو خبر آئی کہ شہزادہ ویلز بخیریت تمام کلمبو میں داخل ہوئے۔ حضور شہزادہ ویلس نے کل ایک ہاتھی مارا تھا۔ واپسی کے وقت گاڑی پر سے گرگئیے کسیقدر چوٹ لگی ہی۔

حضور شہزادہ ویلس کا ارادہ ہی کہ جو بچہ ہاتھی کا کلمبو میں ۱۱ جنوری ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوا تھا اُسکو ولایت میں لیجاویں۔

دہلی۔ صاحبان انگریز نے مبلغ ۳۲ ہزار روپیہ واسطے دعوت جناب ولیعہد بہادر کے جمع کئیے ہیں چنانچہ لال قلعہ میں شاہی دیوان خاص سجایا جائیگا اور وہیں شاہزادہ صاحب کی دعوت ہوگی۔

اشتہار

واسطے طلبا پاس کردہ امتحان وسطی مدرسہ فارسی

چونکہ جناب راجرس صاحب بہادر ولایت سے واپس آگئے ہیں اور نورمل اسکول امرتسر کا چارج لیلیا ہی اسلئے حسب الا ُنکے اشتہار دیا جاتا ہی کہ جن طالب علموں نے وسطی مدرسہ فارسی کا امتحان پاس کرلیا اور نیز عمر ۱۶ سے ۲۰ برس کی ہی واسطے داخل ہونے مدرسہ ہذا کے درخواست معہ سارٹیفکٹ اُستاد خدمت میں صاحب ممدوح کی ۲۰ تاریخ ماہ دسمبر تک روانہ کریں بشرط منظوری درخواست کے طالب علموں کو اطلاع دیجاویگی تا ۲۰ تاریخ تک داخل مدرسہ ہوکر امتحان دیں کیونکہ مدرسہ بعد تعطیل کرسمسڈی کے ۲ جنوری [illegible] پر کھولا جائیگا اور نیز معلوم ہو کہ جو طالب علم اس مدرسہ میں داخل کئے جائینگے سو صرف اُستاد ہونے کی غرض و شرط داخل ہونگے اور نیز اس مدرسہ میں خدا کا پاک کلام یعنے انجیل و توریت مقدس پڑھائی جاتی ہی

اعلان

جمیع ممبران مجمع مشن پنجاب و دیگر مسیحی محبان کیخدمت میں عرض ہی کہ مجمع مشن پنجاب کا تیسرا سالیانہ جلسہ تاریخ ۲۰ لغایت ۲۶ دسمبر [illegible] بمقام لاہور منعقد ہوگا تاکہ اس سال کی جملہ کارروائی کی رپوٹ پیش کیجاوے اور آئندہ سال کے لئے بہترین انتظام تجویز کئے جاویں اور چونکہ اس سال میں کام زیادہ معلوم ہوتا ہی اُمید ہی کہ جلسہ ایک روز سے زیادہ جمع رہے لہذا التماس ہی کہ کل ممبران اور خیر خواہان مجمع ازراہ مہربانی اپنی تشریف آوری اور شراکت سے بروز مقررہ مجمع کو سرفراز اور ممنون احسان فرماویں۔ فقط

الراقم سموئیل ولیم سیکرٹری مجمع مشن پنجاب مورخہ ۹ دسمبر [illegible]ء

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مورخہ ۹ دسمبر [illegible]ء

اشخاص مفصلہ ذیل میونسپل کمیٹی لودیانہ کے ممبر مقرر ہوئے۔ تحصیلدار صاحب ضلع مذکور۔ پادری ای ایم ویری صاحب جوالا پرشاد گھسیٹا مل۔ نظام الدین جٹو مل۔ اور چودھری ہرنام داس صاحب بجائے پرتاب سنگھ صاحب متوفی کے میونسپل کمیٹی لودیانہ کے ممبر مقرر ہوئے۔

رائے بہادر پنڈت مہاراج کشن صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست کو اختیارات ڈپٹی کمشنری ضلع رہتک میں عطا ہوئے ہیں۔ خان بہادر منشی غلام مرتضے صاحب قایم مقام ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر محکمہ بندوبست مظفر گڈہ کو اختیارات ڈپٹی کمشنری کے تفویض ہوئے۔ مسٹر ایف جے ہوس صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے ۳۰ نومبر کو لاہور میں وارد ہونے کی رپورٹ کی۔ رائے بہادر راجا گل صاحب قایم مقام ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی سے ضلع جالندھر میں تبدیل کئے گئے۔ خان بہادر شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور نے ۱۰ روز کی رعایتی رخصت اٹھارہ نومبر [illegible] سے حاصل کی رائے بہادر اودیرام صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر چند روز کے لئے رہتک سے ضلع دہلی میں تبدیل ہوئے۔ سرجن میجر جے ای ٹی اچیسن صاحب ۴ دسمبر سے قایم مقام سول سرجن جالندھر مقرر ہوئے۔ مسٹر ڈی جی بارکلی صاحب ڈپٹی کمشنر جالندھر دو ماہ کے لئے انبالہ کے ایڈیشنل کمشنر مقرر ہوئے۔ مسٹر ایف ای مور صاحب جوڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر امرتسر قایم مقام ڈپٹی کمشنر جالندھر مقرر ہوئے۔ مسٹر جے جی کارڈوری صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ ضلع جالندھر کے ایڈیشنل کمشنر مقرر ہوئے۔ مسٹر ڈبلیو گولڈ سٹریم صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر کانگڑہ کے قایم مقام ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے۔ رائے بہادر پنڈت رام کشن صاحب منصف چنیوٹ ضلع جھنگ کو اختیارات کامل تحصیلداری کے حاصل ہوئے۔ خان بہادر ملک احمد خان صاحب منصف دیپالپور ضلع منٹگمری کو اختیارات تحصیلداری کے عطا ہوئے

لودیانہ

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک جلسہ بمقام جگراؤں بتقریب دینے خلعت لالہ دیوی چند جنہوں نے ایک سرائے برائے رفاہ عام مقام مذکور میں بنائی ہی کیا اُس میں اکثر اشخاص معززہ دیگر سرداران تشریف لائے اور خلعت دیا گیا اُسوقت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک تقریر پر تاثیر بطور شکریہ سرائے کی بیان کی مطلب اُسکا یہہ تھا کہ اور صاحب بھی اسیطرح کار خیر میں ساعی ہوں۔

قصبہ کھنہ میں وہاں کے باشندہ نے ایک خون کیا ہی پولیس کی کوشش سے خونی پکڑا گیا اب عدالت میں مقدمہ پیش ہی

میونسپل کمیٹی لودیانہ کے ممبران کا حسب دستور تغیر و تبدل عمل میں آیا۔ لالہ سالگرام و شبدیال و شاہ دین علیحدہ ہوئے اور بابو جوالا پرشاد و لالہ گھسیٹا مل و نظام الدین بجائے اُنکے مقرر ہوئے پادری ویری صاحب اور لالہ چھٹمل خزانچی لودیانہ دو سال کیواسطے گورنمنٹ پنجاب نے دوبارہ منتخب کئے۔

محلہ گنجی چھپڑی میں کمہار آوے لگاتے ہیں جس سے محلے والے عاری ہیں اور جب دھواں ہوتا ہی اور ہوا رک جاتی ہی تو بہت ہی تکلیف ہوتی اگر اُنکے واسطے شہر کے باہر شمل بڑاؤں کے تجویز کیجاوے تو بہت مناسب ہی کیونکہ ایسے دھوئیں سے بیماری بھی پھیل جاتی ہی۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا